سوانح علمائے اہلحدیث

مولانا ابوعبدالصمد سودے علیؒ

حاجی خلیل الرحمٰن بلغاریؒ
ترتیب واضافہ: عبدالرحیم روزی

مولانا سودے علی بن اخوند قاسم بلغاریؒ ملک شعراء اخوند سلطان علی بلغاریؒ کا برادر اصغر ہے۔ اس خاندان کا ایک جد امجد سید علی ہمدانیؒ کا خاص مرید تھا، اور ان کے ہمرکاب ہمدان (فارس) سے براستہ کشمیر بلتستان وارد ہوا تھا۔ اور سید ہمدانی نے اپنا نائب بنا کر لوگوں کی تعلیم وہدایت کے لیے موضع بلغار میں چھوڑا تھا۔

جناب سودے علیؒ نے علم شریعت وقواعدِ عربیت برادر کلاں اخوند سلطان علیؒ سے سیکھ کر خوب عبور حاصل کیا۔ اور یبگو راجہ کے دربار میں قاضی القضاۃ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ موصوف نے برادر کلاں کی وفات کے بعد ان کا مسند درس سنبھالا۔ جملہ ائمہ مساجد بلغار، ڈوغنی، تھلے، کھرکوہ، یوگو، علاقہ شگر اور کریس کے سادات وملّایان آپ کے حلقہ درس میں حاضر باش رہتے تھے۔ آپ کے ممتاز شاگردوں میں مولانا عبدالرحیم بن محمد علی یوگو (ژھتینگ)، مولانا محمد موسیٰ بن محمد علی بن عبدالعزیزؒ بانی دارالحدیث (جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی)، میر محمد مہدی، سید عون علی کیریس، مولانا رضاء الحقؒ، مولانا ابوالحسن بن محمد شاہ، سید مختار سکساوی، آپ کا فرزند ارجمند ابوعبداللہ عبدالصمدؒ اور آپ کا بھتیجا مولانا عبدالملک بلغاریؒ قابل ذکر ہیں۔

مولانا موصوف نے ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں میر مہدی ابن میر خان کے پاس موضع کیریس جاتے ہوئے موضع کونیس اور کورو کے درمیان گھاٹی میں درد شکم لاحق ہو کر داعی اجل کو لبیک کہہ دیا، اور فرمان نبوی کے مطابق پیٹ کی بیماری کے نتیجے میں "شہید" ہوگئے۔ پھر بلغار میں اپنے برادر مولانا سلطان علیؒ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ کے علم وفضل کا وارث آپ کا صلبی فرزند ابوعبداللہ عبدالصمد قرار پایا، جو علاقہ بلتستان میں ایک مایہ ناز عالم وفاضل ثابت ہوا۔ اور "العلماءُ ورثةُ الأنبياءِ، وإن الأنبياء لم يورّثوا ديناراً ولا درهماً إنما ورّثوا العلمَ فمَن أخذه أخذ بحظ وافرٍ" (الترمذی) کا بہترین مصداق ہوا۔ آپ کے شاگرد مولانا محمد موسیٰؒ کے ایک تلمیذ ارشد مولانا عبدالرشید ندویؒ بن عبدالملک بن سلطان علی شاعر بلغاری ہیں، جو کہ آپ کے بھائی کا پوتا ہے۔ ان کے شاگرد ہندوستان، جامعہ رحمانیہ کراچی، جامعہ تعلیمات فیصل آباد اور جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی میں کثیر تعداد میں ہیں۔ ان تمام حضرات پر سیر حاصل تذکرہ سابقہ شماروں میں آچکا ہے۔